Physical Elevation of Hz Esa b Maryam AS to the Sky(ies) Narration (Hayat e Maseeh AS)

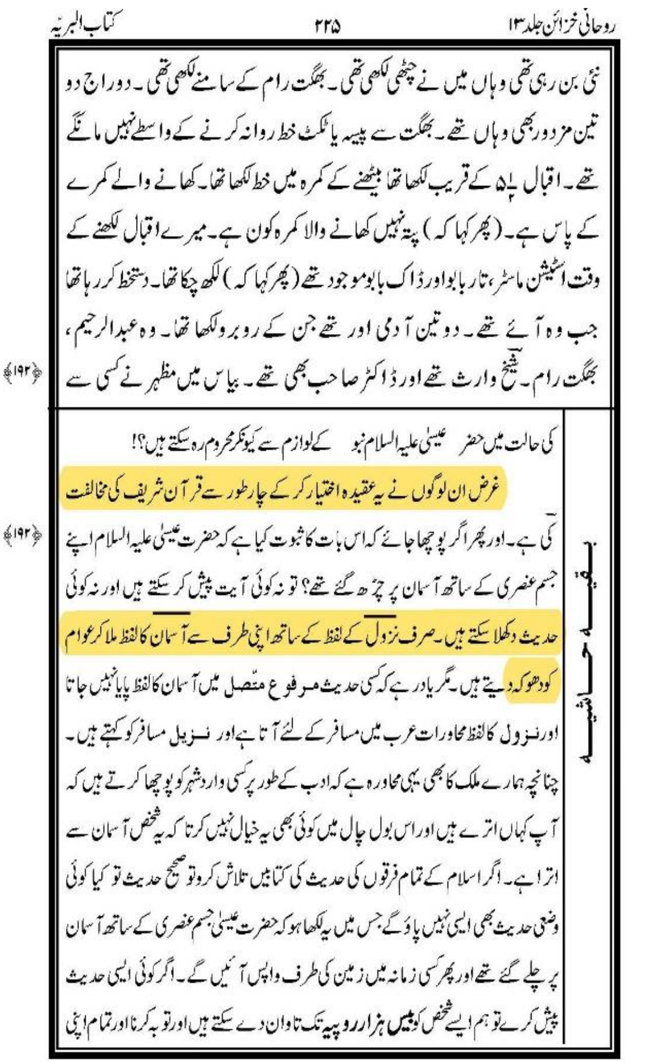
Abstract:

From the last 116 years, the Qadiani Jamat, along with its self-proclaimed Messiah/Mahdi/Prophet Mirza Ghulam Ahmad Qadiani, have challenged the Muslims to present one single narration which has the words *From the hous*e **(fil bait)** and *To the sky(ies)* **(Ila Samaa')**. Boasting this propaganda, they reassure themselves that no narration as of thus is actually present, therefore confirming the fact that this is a false belief, and in turn, the Qadiani Jamat is actually on strong grounds to believe that Hazrat Esa bin Maryam AS fainted on the cross and traveled to Kashmir, Sirinagar,[1] where he died in the age of 125 years.[2] While many aspects of this narrative could be discussed upon and proved false, and at times mutually colliding and contradicting each other in the light of MGAQ's writings, we are delighted to present the Jamat, as well as Mirza Sahib, with the exact narration they have asked upon.

Preface:

MGAQ claims in his book, *Kitaab Al Barriyyah: "….when asked about any proof for Esa's AS ascend to the skies along with his body, they neither find any verse, nor any narration. They only find narrations of his descend (nazool), and thus falsefully attach the word sky(ies) by themselves to mislead the masses."*[3]

As clearly mentioned by MGAQ, the Muslims have no narration/hadith which states that Hz Esa As was ascended to the skies, but rather



روحانی خزائن جلد۱۳ ۲۲۵ کتاب البریہ

نئی بن رہی تھی وہاں میں نے چٹھی لکھی تھی۔ بھگت رام کے سامنے لکھی تھی۔ دوراج دو
تین مزدور بھی وہاں تھے۔ بھگت سے پیسہ یا ٹکٹ خط روانہ کرنے کے واسطے نہیں مانگے
تھے۔ اقبال ۵ کے قریب لکھا تھا بیٹھنے کے کمرہ میں خط لکھا تھا۔ کھانے والے کمرے
کے پاس ہے۔ (پھر کہا کہ) پتہ نہیں کھانے والا کمرہ کون ہے۔ میرے اقبال لکھنے کے
وقت اسٹیشن ماسٹر، تار بابو اور ڈاک بابو موجود تھے (پھر کہا کہ) لکھ چکا تھا۔ دستخط کر رہا تھا
جب وہ آئے تھے۔ دو تین آدمی اور تھے جن کے روبرو لکھا تھا۔ وہ عبدالرحیم،
﴿۱۹۲﴾ بھگت رام۔ شیخ وارث تھے اور ڈاکٹر صاحب بھی تھے۔ بیاس میں مظہر نے کسی سے

حاشیہ

کی حالت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبوت کے لوازم سے کیونکر محروم رہ سکتے ہیں؟!
غرض ان لوگوں نے یہ عقیدہ اختیار کر کے چار طور سے قرآن شریف کی مخالفت
﴿۱۹۲﴾ کی ہے۔ اور پھر اگر پوچھا جائے کہ اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے
جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے تھے؟ تو نہ کوئی آیت پیش کر سکتے ہیں اور نہ کوئی
حدیث دکھلا سکتے ہیں۔ صرف نزول کے لفظ کے ساتھ اپنی طرف سے آسمان کا لفظ ملا کر عوام
کو دھوکہ دیتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ کسی حدیث مرفوع متّصل میں آسمان کا لفظ پایا نہیں جاتا
اور نزول کا لفظ محاورات عرب میں مسافر کے لئے آتا ہے اور نزیل مسافر کو کہتے ہیں۔
چنانچہ ہمارے ملک کا بھی یہی محاورہ ہے کہ ادب کے طور پر کسی وارد شہر کو پوچھا کرتے ہیں کہ
آپ کہاں اترے ہیں اور اس بول چال میں کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ یہ شخص آسمان سے
اترا ہے۔ اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا کوئی
وضعی حدیث بھی ایسی نہیں پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان
پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔ اگر کوئی ایسی حدیث
پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور تمام اپنی

---

[1] RK J18 P321

[2] RK J15 P55

[3] RK J13 P225

reproduce the descend with the word sky by themselves. The Jamat should notice the confidence that MGAQ boasts and too upon a lie, which will be explored herewith. This is his typical behavior which is both consistent and persistent when talking about Muslim literature, and fraudulently accusing the mentioned.

Another matter worth our attention as a preface to presenting the actual narration is the matter of MGAQ and Hz Abdullah ibn Abbas RA. Hz Ibn Abbas RA is the main narrator of the narration at hand and MGAQ, along with his Jamat, has frequently used his narrations out of context to prove the death of Hz Esa AS. MGAQ writes in his book, *Izala Auham Hissa Awwal:*

"….. Hz Ibn Abbas RA is one of the foremost scholars of the Qur'an (having it's understanding) and he has been blessed with a prayer of RasulAllah ﷺ in this regard."[4]


روحانی خزائن جلد۳ ۲۲۵ ازالہ اوہام حصہ اول

کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں اور ناظرین پر واضح ہو گا کہ حضرت ابن عباس قرآن کریم
کے سمجھنے میں اوّل نمبر والوں میں سے ہیں اور اِس بارے میں اُن کے حق میں آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا بھی ہے۔
پھر اسی معالم میں لکھا ہے کہ وہب سے یہ روایت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ تین گھنٹہ کے لئے ﴿۲۴۸﴾
مر گئے تھے اور محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ نصاریٰ کا یہ گمان ہے کہ سات گھنٹہ تک مرے
رہے مگر مؤلف رسالہ ہذا کو تعجب ہے کہ محمد بن اسحاق نے سات گھنٹہ تک مرنے کی نصاریٰ کی
کن کتابوں سے روایت لی ہے کیونکہ تمام فرقے نصاریٰ کے اِسی قول پر متفق نظر آتے ہیں کہ
تین دن تک حضرت عیسیٰ مرے رہے اور پھر قبر میں سے آسمان کی طرف اُٹھائے گئے اور
چاروں انجیلوں سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اور خود حضرت عیسیٰ انجیلوں میں اپنی تین دن کی
موت کا اقرار بھی کرتے ہیں بہر حال موت اُن کی ثابت ہے اور ماسوا اِن دلائل متذکرہ کے
یہود و نصاریٰ کا بالاتفاق اُن کی موت پر اجماع ہے اور تاریخی ثبوت بتواتر اُن کے مرنے پر
شاہد ہے اور پہلی کتابوں میں بھی بطور پیشگوئی اُن کے مرنے کی خبر دی گئی تھی۔
اب یہ گمان کہ مرنے کے بعد پھر اُن کی روح اُسی جسم خاکی میں داخل ہو گئی اور وہ جسم
زندہ ہو کر آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ یہ سراسر غلط گمان ہے یہ بات باتفاق جمیع کتبِ الٰہیہ
ثابت ہے کہ انبیاء و اولیاء مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں یعنی ایک قسم کی زندگی ﴿۲۴۹﴾
انہیں عطا کی جاتی ہے جو دوسروں کو نہیں عطا کی جاتی۔ اِسی طرف وہ حدیث اشارہ کرتی
ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ مجھے قبر میں میّت رہنے
نہیں دے گا۔☆ اور زندہ کر کے اپنی طرف اُٹھا لے گا اور زبور نمبر ۱۶ میں بھی حضرت ﴿۲۵۰﴾

☆ حاشیہ: اصل ترجمہ حدیث کا یہ ہے کہ میری عزت خدائے تعالیٰ کی جناب میں اس
سے زیادہ ہے کہ مجھے چالیس دن تک قبر میں رکھے یعنی میں اس مدت کے
اندر اندر زندہ ہو کر آسمان کی طرف اُٹھایا جاؤں گا۔ اب دیکھنا چاہیئے

MGAQ is correct about this claim that Ibn Abbas RA was blessed with a du'a of RasulAllah ﷺ. Ibn Abbas reported: The Messenger of Allah, peace and blessings be upon him, put his hand on my shoulder and he said, *"O Allah, give him understanding in religion and teach him the interpretation of the Quran."*[5] But little did he know that such a hadith exists and too narrated by Ibn Abbas RA.

The final aspect in consideration before we move towards the actual narration(s) is to define the rule(s) of admission of a narration as authentic by MGAQ himself. This is in order to set and entrench the rules of authentication, and that too by MGAQ, so

[4] RK J03 P225

[5] Musnad Aḥmad 2874
Grade: Sahih (authentic)

that the Jamat might not be able to refute the authenticity of the narration(s). He states in his book, *Tauhfa Gaularavia:*

“…. Thus any tradition/narration in contrast with the rules of authentication of Imam Bukhari may not be admissible.”[6]

آدم لکھا گیا ہو یا آنے والے مسیح کو احمر لکھا گیا ہو۔ بلکہ امام بخاری نے نقل حدیث کے وقت اِس
شرط کو عمداً لیا ہے اور برابر اوّل سے آخر تک اس کو ملحوظ رکھا ہے۔ پس جو حدیث امام بخاری کی

روحانی خزائن جلد ۱۷ ۱۲۰ تحفہ گولڑویہ

شرط کے مخالف ہو وہ قبول کے لائق نہیں۔

As evident, the rules of authentication of any hadith, according to MGAQ, are to followed as set by Imam Muhammad ibn Ismail Al Bukhari (d. 256 AH), the compiler of the compilation *Jamia’ As Sahih,* or more commonly known as *Sahih Bukhari*. Therefore, any hadith in line with the mentioned rules are to be granted admission. This is stated because all narrators of this narration are the narrators of both Bukhari and Muslim, as mentioned later. Subsequently, leaving no room for a refutation on the basis of authenticity of the hadith at hand.

Therefore, having all these matters in our frame of reference we now move towards the actual narrations one by one, looking and inspecting them in thorough detail.

The Narrations:

As mentioned earlier, this narration is recorded in not one or two, but in multiple books of ahadith and exegeses of the Qur’an, recorded in the second century AH,

[6] RK J17 P119 – 120

to the tenth century AH. The following are the names of these books that we will be presenting respectively:

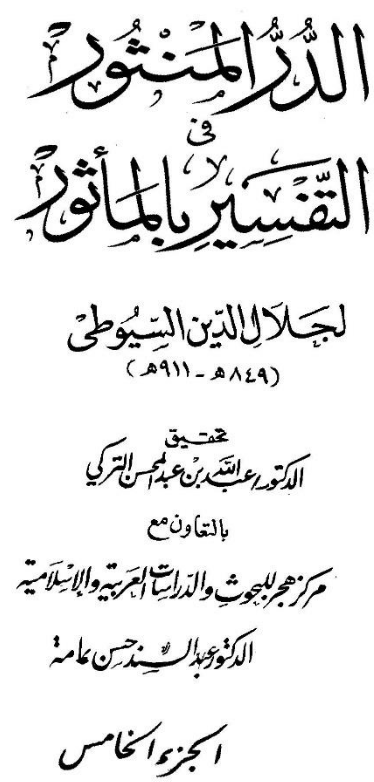
I. Tafseer Dur e Mansur (Allama Jallaludin Suyuti)
II. Tafseer Ibn Katheer
III. Tafseer Ibn Jarir Tabari
IV. Tafseer Ibn Abi Hatim Raazi
V. Sunan Al Kubra (Imam Nasa'i)
VI. Musannaf Li Ibn Abi Shai'ba

I. Tafseer Dur e Mansur (Allama Jallaludin Suyuti):

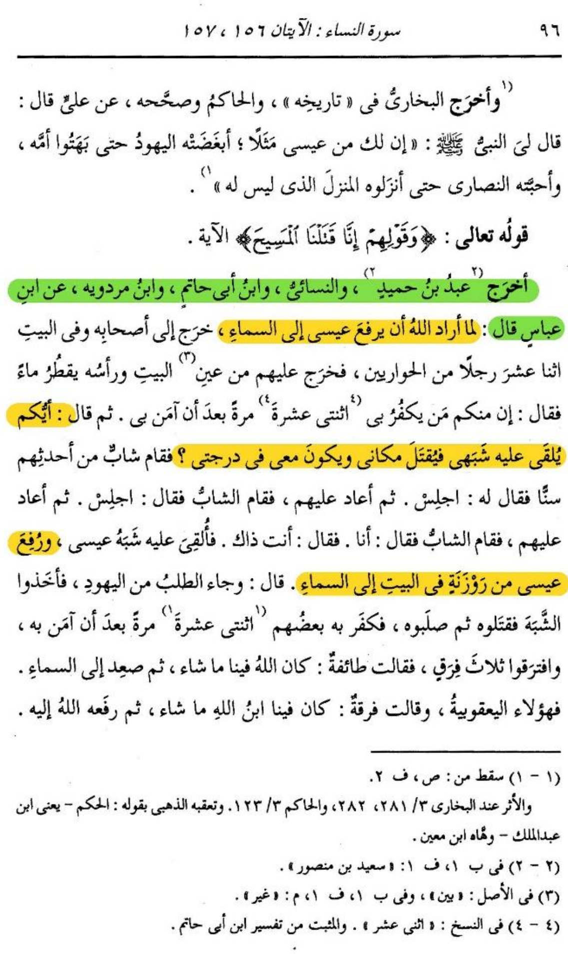
This exegesis of the Qur'an is by Allama Jallaludin Suyuti (d. 911 AH). Suyuti is regarded as a *Mujadid* or a Reformer of the ninth century.[7] He records:

"Imam Abd bin Hameed, Imam Nussai, Imam Ibn Abi Hatim, Ibn Mardway have recorded from Ibn Abbas RA that when Allah intended to ascend Esa AS to the skies, he entered with his companions which were twelve in number, in a manner that drops of water were dropping from his hair. He questioned 'Which of amongst you will disbelieve in me after that he has believed in me?' Then he asked 'Which amongst you will be made to look like myself and will be crucified in my place and will be killed and shall be amongst my rank in heaven?' Then stood the youngest amongst them and said 'Me', but Esa AS replied to sit down. Then he asked thrice and was answered by the young man thrice and upon the third time, Esa AS replied 'Indeed it is you'. Then the young man was made to look like Esa AS, and Esa AS was lifted from his house toward the skies." [8]

[7] Asal e Musaffa P165
[8] Dur e Mansur J05



الدر المنثور
في
التفسير بالمأثور
لجلال الدين السيوطي
(٨٤٩هـ - ٩١١هـ)
تحقيق
الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي
بالتعاون مع
مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية
الدكتور عبد السند حسن يمامة
الجزء الخامس



٩٦ سورة النساء : الآيتان ١٥٦ ، ١٥٧

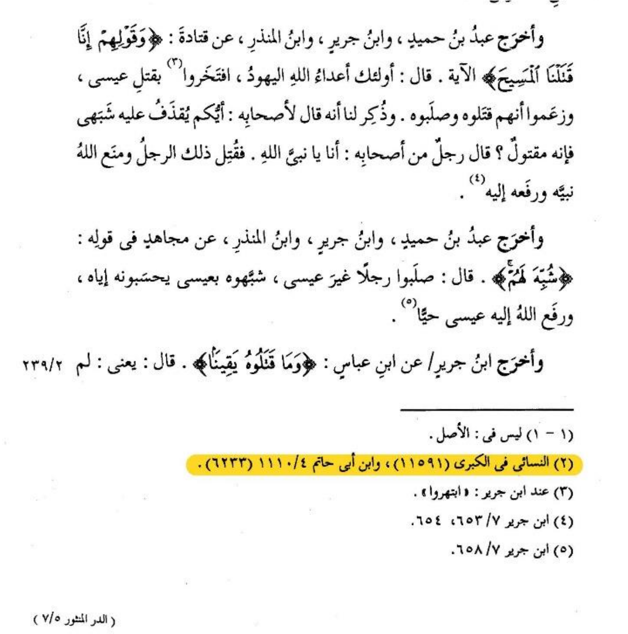
(١ وأخرَج البخاريُّ في « تاريخِه » ، والحاكمُ وصحّحه ، عن عليٍّ قال : قال لِيَ النبيُّ ﷺ : « إن لك من عيسى مَثَلًا ؛ أبغَضَتْه اليهودُ حتى بَهَتُوا أمَّه ، وأحبَّته النصارى حتى أنزَلوه المنزلَ الذى ليس له »١) .

قولُه تعالى : ﴿وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا ٱلْمَسِيحَ﴾ الآية .

أخرَج (٢ عبدُ بنُ حميدٍ ٢) ، والنسائيُّ ، وابنُ أبي حاتمٍ ، وابنُ مردويه ، عن ابنِ عباسٍ قال : لما أراد اللهُ أن يرفعَ عيسى إلى السماءِ ، خرَج إلى أصحابِه وفى البيتِ اثنا عشرَ رجلًا من الحواريِين ، فخرَج عليهم من عينٍ(٣) البيتِ ورأسُه يقطُرُ ماءً فقال : إن منكم مَن يكفُرُ بى (٤ اثنتى عشرةَ ٤) مرةً بعدَ أن آمَن بى . ثم قال : أيُّكم يُلقَى عليه شَبَهى فيُقتَلَ مكانى ويكونَ معى فى درجتى ؟ فقام شابٌّ من أحدثِهم سنًّا فقال له : اجلِسْ . ثم أعاد عليهم ، فقام الشابُّ فقال : اجلِسْ . ثم أعاد عليهم ، فقام الشابُّ فقال : أنا . فقال : أنت ذاك . فأُلقِيَ عليه شَبَهُ عيسى ، ورُفِعَ عيسى من رَوْزَنَةٍ فى البيتِ إلى السماءِ . قال : وجاء الطلبُ من اليهودِ ، فأخَذوا الشَّبَهَ فقتَلوه ثم صلَبوه ، فكفَر به بعضُهم (١ اثنتى عشرةَ ١) مرةً بعدَ أن آمَن به ، وافترَقوا ثلاثَ فِرَقٍ ، فقالت طائفةٌ : كان اللهُ فينا ما شاء ، ثم صعِد إلى السماءِ . فهؤلاء اليعقوبيةُ ، وقالت فرقةٌ : كان فينا ابنُ اللهِ ما شاء ، ثم رفَعه اللهُ إليه .

(١ - ١) سقط من : ص ، ف ٢.
والأثر عند البخارى ٣/ ٢٨١، ٢٨٢، والحاكم ٣/ ١٢٣. وتعقبه الذهبى بقوله : الحكم - يعنى ابن عبدالملك - وهّاه ابن معين .
(٢ - ٢) فى ب ١، ف ١ : « سعيد بن منصور » .
(٣) فى الأصل : « بين » ، وفى ب ١، ف ١، م : « غير » .
(٤ - ٤) فى النسخ : « اثنى عشر » . والمثبت من تفسير ابن أبى حاتم .

We further reproduce the scan work in the urdu translation:[9]



وأخرَج عبدُ بنُ حميدٍ ، وابنُ جريرٍ ، وابنُ المنذرِ ، عن قتادةَ : ﴿وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا ٱلْمَسِيحَ﴾ الآية . قال : أولئك أعداءُ اللهِ اليهودُ ، افتخَروا(٣) بقتلِ عيسى ، وزعَموا أنهم قتَلوه وصلَبوه . وذُكِر لنا أنه قال لأصحابِه : أيُّكم يُقذَفُ عليه شَبَهى فإنه مقتولٌ ؟ قال رجلٌ من أصحابِه : أنا يا نبيَّ اللهِ . فقُتِل ذلك الرجلُ ومنَع اللهُ نبيَّه ورفَعه إليه(٤) .

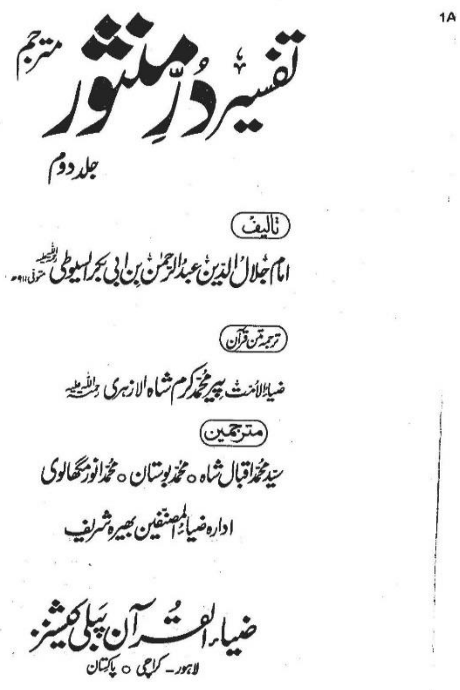
وأخرَج عبدُ بنُ حميدٍ ، وابنُ جريرٍ ، وابنُ المنذرِ ، عن مجاهدٍ فى قولِه : ﴿شُبِّهَ لَهُمْ﴾ . قال : صلَبوا رجلًا غيرَ عيسى ، شبَّهوه بعيسى يحسَبونه إياه ، ورفَع اللهُ إليه عيسى حيًّا(٥) .

وأخرَج ابنُ جريرٍ/ عن ابنِ عباسٍ : ﴿وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا﴾ . قال : يعنى : لم ٢٣٩/٢

(١ - ١) ليس فى : الأصل .
(٢) النسائى فى الكبرى (١١٥٩١) ، وابن أبى حاتم ٤/ ١١١٠ (٦٢٣٣) .
(٣) عند ابن جرير : « ابتهروا » .
(٤) ابن جرير ٧/ ٦٥٣، ٦٥٤.
(٥) ابن جرير ٧/ ٦٥٨.

(الدر المنثور ٥/٧)

[9] Dur e Mansur, Published Zia ul Quran Publications
J02



1A

تفسیر دُرِ منثور مترجم

جلد دوم

تالیف

امام جلال الدین عبدالرحمٰن بن ابی بکر السیوطی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ

ترجمہ متن قرآن

ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

سید محمد اقبال شاہ ○ محمد بوستان ○ محمد انور مگھالوی

ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ○ پاکستان



تفسیر درمنثور جلد دوم — 651 — النساء

امام عبد بن حمید، امام نسائی، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت نقل کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھائے تو آپ اپنے ساتھیوں کی طرف تشریف لائے کمرے میں بارہ حواری تھے، آپ ان پر اہل کمرہ کے علاوہ دوسری جگہ سے تشریف لائے تھے جبکہ آپ کے سر سے پانی کے قطرات بہہ رہے تھے۔ فرمایا تم میں سے وہ کون شخص ہے جو بارہ دفعہ میرا کفارہ ادا کرے گا اس کے بعد کہ وہ مجھ پر ایمان لایا۔ پھر فرمایا وہ کون شخص ہے جس پر میری شبیہ ڈالی جائے اسے میری جگہ قتل کیا جائے اور وہ میرے درجہ میں میرے ساتھ ہو، ان سب سے جو سب سے کم عمر نوجوان تھا وہ اٹھا آپ نے اسے فرمایا تو بیٹھ جا پھر آپ نے وہ بات دہرائی وہی نوجوان اٹھا۔ آپ نے فرمایا تو بیٹھ جا۔ آپ نے پھر وہی بات دہرائی تو وہی نوجوان اٹھا۔ اس نے عرض کی میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا تو ہی وہ ہے۔ اس نوجوان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ڈال دی گئی اور اس کمرے کے روشن دان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھالیا گیا۔ یہودیوں کے جاسوس آئے۔ انہوں نے اس آدمی کو پکڑ لیا جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شبیہ ڈالی گئی تھی انہوں نے اس نوجوان کو قتل کر دیا اور اسے سولی پر لٹکا دیا گیا۔ ان حواریوں میں سے بعض نے ایمان لانے کے بعد بارہ دفعہ آپ کا کفارہ دیا پھر تین جماعتوں میں بٹ گئے۔ ایک جماعت نے کہا اللہ تعالیٰ ہمارے درمیان رہا جتنا عرصہ اس نے چاہا، یہ یعقوبیہ ہیں ایک جماعت نے کہا ہم میں اللہ کا بیٹا رہا جتنا عرصہ چاہا پھر اللہ تعالیٰ نے اسے آسمانوں پر اٹھالیا، یہ نسطوریہ ہیں۔ ایک جماعت نے کہا ہمارے درمیان اللہ کا بندہ اور اس کا رسول تھا، یہ مسلمان تھے۔ دونوں کافر جماعتیں مسلمانوں پر غالب رہیں، انہیں قتل کیا۔ حقیقی عیسائیت کے پیروکار مغلوب ہی رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی (فَـَٔامَنَت طَّآئِفَةٌ مِّنۢ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ) یعنی وہ طائفہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایمان لایا تھا اور اسی جماعت نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کیا جس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دور میں کفر کیا تھا تو جو لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایمان لائے تھے ان کی مدد اس طرح کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے دین کو کفار کے دین پر غلبہ دے دیا۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ قول نقل کیا ہے کہ جنہوں نے یہ کہا کہ ہم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا وہ اللہ کے دشمن یہودی ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے قتل پر فخر کیا اور گمان کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو قتل کیا ہے اور آپ کو سولی پر لٹکایا ہے۔ ہمارے سامنے یہ بھی ذکر کیا گیا ہے کہ آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا تم میں سے وہ شخص کون ہے جس پر میری شبیہ ڈالی جائے کیونکہ وہ مقتول ہے تو آپ کے ایک ساتھی نے کہا اے اللہ کے نبی میں حاضر ہوں۔ وہ آدمی قتل کر دیا گیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو محفوظ رکھا اور اسے آسمانوں کی طرف اٹھالیا (1)۔

امام عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن منذر نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ سے شُبِّهَ لَهُمْ کی یہ تفسیر نقل کی ہے کہ یہودیوں نے ایسے

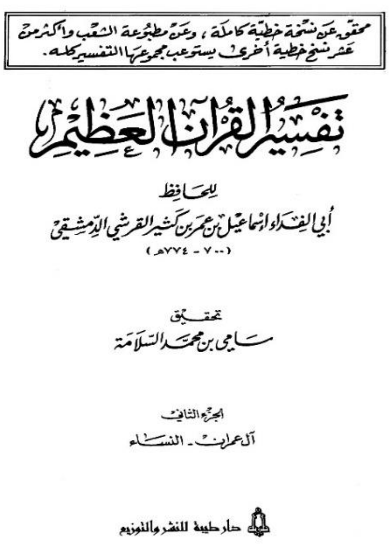
1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 6، صفحہ 19، دار احیاء التراث العربی بیروت

II. Tafseer Ibn Katheer:

This exegesis is by Imad ad-Din Isma‘il ibn ‘Umar ibn Kathir al-Qurashi al-Damishqi, known as Ibn Kathir (d. 774 AH), one of the most recognized and revered exegete. He brings in a chain of narration and adds value to the narration at question. He also records that it is authentic. It is to keep in mind that during the famous, or rather infamous, *Munazra e Ludhiana*, MGAQ himself presented this exegete as a source.[10] He narrates:

[10] RK J04 P51

"Narrated from Ibn Abi Hatim, from him Ahmed bin Sinan Al Wasti, from his Abu Muawiya, from Amish, from him Minhaal bin 'Amr, from him Saeed ibn Jubair and from him Ibn Abbas RA that: when Allah intended to ascend Esa AS to the skies, he entered with his companions which were twelve in number, in a manner that drops of water were dropping from his hair. He questioned 'Which of amongst you will disbelieve in me after that he has believed in me?' Then he asked 'Which amongst you will be made to look like myself and will be crucified in my place and will be killed and shall be amongst my rank in heaven?' Then stood the youngest amongst them and said 'Me', but Esa AS replied to sit down. Then he asked thrice and was answered by the young man thrice and upon the third time, Esa AS replied 'Indeed it is you'. Then the young man was made to look like Esa AS, and Esa AS was lifted from his house toward the skies."[11]



محقق عن نسخة خطية كاملة ، وعن مطبوعة الشعب وأكثر من عشر نسخ خطية أخرى يستوعب مجموعها التفسير كله.

تفسير القرآن العظيم

للحافظ

أبي الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي

(٧٠٠ - ٧٧٤هـ)

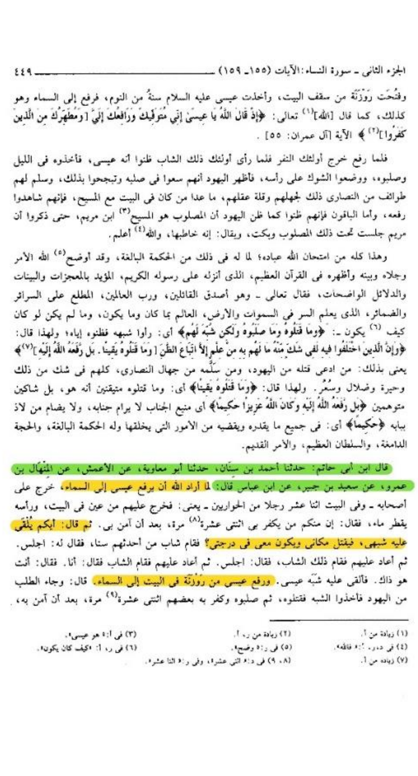
تحقيق

سامي بن محمد السلامة

الجزء الثاني

آل عمران - النساء

دار طيبة للنشر والتوزيع



قال ابن أبي حاتم: حدثنا أحمد بن سنان، حدثنا أبو معاوية، عن الأعمش، عن المنهال بن عمرو، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس قال: لما أراد الله أن يرفع عيسى إلى السماء، خرج على أصحابه - وفي البيت اثنا عشر رجلا من الحواريين - يعني: فخرج عليهم من عين في البيت، ورأسه يقطر ماء، فقال: إن منكم من يكفر بي اثنتي عشرة(٨) مرة، بعد أن آمن بي. ثم قال: أيكم يُلقى عليه شبهي، فيقتل مكاني ويكون معي في درجتي؟ فقام شاب من أحدثهم سنا، فقال له: اجلس. ثم أعاد عليهم فقام ذلك الشاب، فقال: اجلس. ثم أعاد عليهم فقام الشاب فقال: أنا. فقال: أنت هو ذاك. فألقي عليه شبه عيسى. ورفع عيسى من رَوْزَنَة في البيت إلى السماء. قال: وجاء الطلب من اليهود فأخذوا الشبه فقتلوه، ثم صلبوه وكفر به بعضهم اثنتي عشرة(٩) مرة، بعد أن آمن به،



---

11 Tafseer ibn Katheer vol 03, Published Dar ul Taiyba

فرمایا ''اے عیسیٰؑ میں تم سے مکمل تعاون کرنے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔'' حضرت روح اللہؑ کے سوئے ہوئے آسمان پر اٹھائے جانے کے بعد یہ لوگ اس گھر سے باہر نکلے' یہودیوں کی جماعت نے اس بزرگ صحابی کو جس پر جناب مسیح علیہ السلام کی شباہت ڈال دی گئی تھی' عیسیٰ سمجھ کر پکڑ لیا اور راتوں رات اسے سولی پر چڑھا کر اس کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھ دیا۔ اب یہود خوشیاں منانے لگے کہ ہم نے عیسیٰ بن مریم کو قتل کر دیا اور لطف تو یہ ہے کہ عیسائیوں کی کم عقل اور جاہل جماعت نے بھی یہودیوں کی ہاں میں ہاں ملا دی اور ہاں صرف وہ لوگ جو مسیح علیہ السلام کے ساتھ اس مکان میں تھے اور جنہیں یقینی طور پر معلوم تھا کہ مسیح آسمان پر چڑھا لئے گئے اور یہ فلاں شخص ہے جو دھوکے میں ان کی جگہ کام آیا۔ باقی عیسائی بھی یہودیوں کا سا راگ الاپنے لگے' یہاں تک کہ پھر یہ بھی گھڑ لیا کہ والدہ عیسیٰؑ سولی تلے بیٹھ کر روتی چلاتی رہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ نے ان سے کچھ باتیں بھی کیں' واللہ اعلم۔

دراصل یہ سب باتیں اللہ کی طرف سے اپنے بزرگ بندوں کا امتحان ہیں جو اس کی حکمت بالغہ کا تقاضا ہے' پس اس غلطی کو اللہ تعالیٰ نے واضح اور ظاہر کر کے حقیقت حال سے اپنے بندوں کو مطلع فرما دیا اور اپنے سب سے بہتر رسولؐ اور بڑے مرتبے والے پیغمبرؐ کی زبانی اپنے پاک اور سچے اور بہترین کلام میں صاف فرما دیا کہ ''حقیقتاً نہ کسی نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کیا' نہ سولی دی بلکہ ان کی شبیہہ جس پر ڈالی گئی تھی' اسے عیسیٰؑ ہی سمجھ بیٹھے' جو یہود و نصاریٰ آپ کے قتل کے قائل ہو گئے' وہ سب کے سب شک و شبہ میں حیرت و ضلالت میں مبتلا ہیں۔ ان کے پاس کوئی دلیل نہیں نہ انہیں خود کچھ علم ہے' صرف اٹکل پچو سنی سنائی باتوں کی تقلیدی چال کے سوا ان کے پاس کوئی دلیل نہیں''۔ اسی لئے پھر اسی کے متصل فرما دیا کہ ''یہ یقینی امر ہے کہ روح اللہؑ کو کسی نے قتل نہیں کیا بلکہ جناب باری عزاسمہ نے جو غالب تر ہے اور جس کی قدرتیں بندوں کے فہم میں بھی نہیں آسکتیں اور جس کی حکمتوں کی تہہ تک اور جس کے کاموں کی لم تک کوئی نہیں پہنچ سکتا' اپنے خاص بندے کو جنہیں اپنی روح کہا تھا' اپنے پاس اٹھا لیا''۔

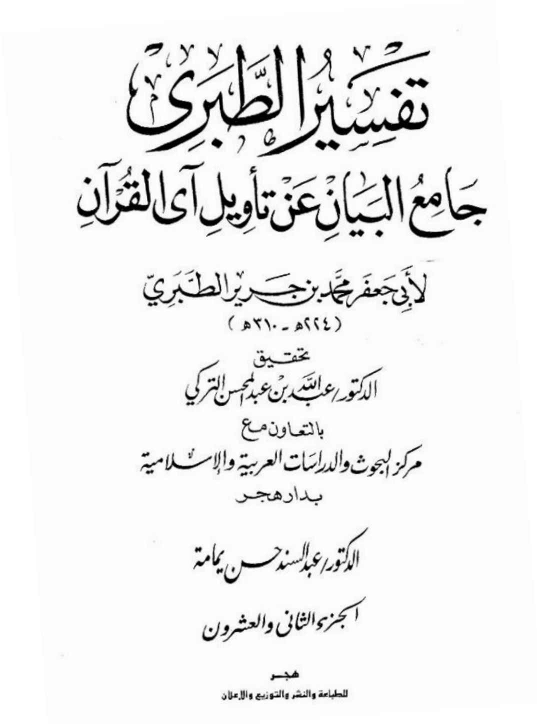
حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھانا چاہا تھا' آپ گھر میں آئے اور گھر میں بارہ حواری تھے' آپ کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے' آپ نے فرمایا! تم میں بعض ایسے ہیں جو مجھ پر ایمان لا چکے ہیں مگر کچھ مجھ سے کفر کریں گے۔ پھر آپ نے فرمایا ''تم میں سے کون شخص اسے پسند کرتا ہے کہ اس پر میری شبیہہ ڈالی جائے اور میری جگہ وہ قتل کر دیا جائے اور جنت میں میرا رفیق بنے''۔ اس روایت میں یہ بھی ہے کہ حضرت روح اللہ کی پیش گوئی کے مطابق بعض نے آپ سے بارہ بارہ بار کفر کیا۔ پھر ان کے تین گروہ ہو گئے۔ یعقوبیہ' نسطوریہ اور مسلمان' یعقوبیہ تو کہنے لگے خود اللہ ہم میں تھا' جب تک چاہا رہا' پھر آسمان پر چڑھ گیا' نسطوریہ کا خیال ہو گیا کہ اللہ کا لڑکا ہم میں تھا' جسے ایک زمانے تک ہم میں رکھ کر پھر اللہ نے اپنے پاس چڑھا لیا اور مسلمان کا یہ عقیدہ رہا کہ اللہ کا بندہ اور رسولؑ ہم میں تھا۔ جب تک اللہ نے چاہا' وہ ہم میں رہا اور پھر اللہ نے اسے اپنی طرف اٹھا لیا۔ ان پہلے دو گمراہ فرقوں کا زور ہو گیا اور انہوں نے تیسرے سچے اور اچھے فرقے کو کچلنا اور دبانا شروع کیا' چنانچہ یہ کمزور ہوتے گئے' یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر آخر الزمان ﷺ کو مبعوث فرما کر اسلام کو غالب کیا۔ اس کی اسناد بالکل صحیح ہے اور نسائی میں حضرت ابو معاویہؓ سے بھی یہ منقول ہے۔ اسی طرح سلف میں سے بہت سے بزرگوں کا قول ہے' حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جس وقت شاہی سپاہی اور یہودی حضرت عیسیٰؑ پر چڑھ دوڑے اور گھیرا ڈال دیا اس وقت آپ کے ساتھ سترہ آدمی تھے۔ ان لوگوں نے جب دروازے کھول کر دیکھا تو دیکھا کہ سب کے سب حضرت عیسیٰؑ کی صورت میں ہیں تو کہنے لگے تم لوگوں نے ہم پر جادو کر دیا ہے' اب یا تو تم اسے جو حقیقی عیسیٰ ہوں' ہمیں سونپ دو یا اسے منظور کر لو کہ ہم تم سب کو قتل کر ڈالیں۔ یہ سن کر روح اللہؑ نے فرمایا ''کوئی ہے جو جنت میں میرا رفیق بنے اور یہاں میرے بدلے سولی پر [12]

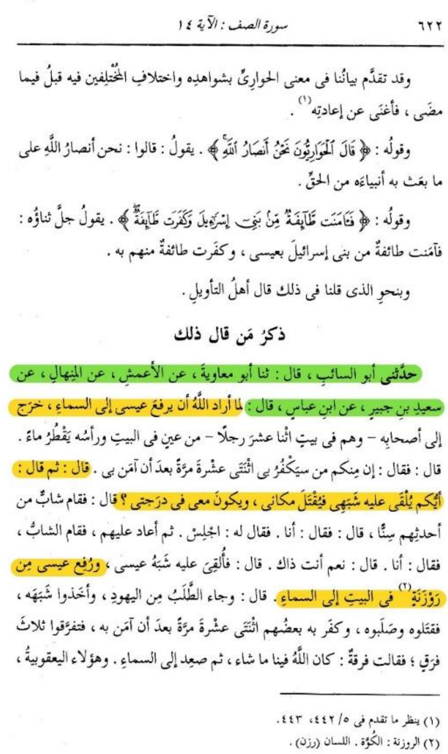
[12] Tafseer Ibn Katheer, vol 01, Maktaba Qudsiyya

III. Tafseer Ibn Jarir Tabari:

This exegesis is by Muhammad ibn Jarir ibn Yazid, more commonly known as Al Tabari (d. 310 AH), need no introduction. He is a commonly known exegete and historian. He records:

‘‘Narrated from Abu Sa’eb, from his Abu Muawiya, from Amish, from him Minhaal bin ‘Amr, from him Saeed ibn Jubair and from him Ibn Abbas RA that: when Allah intended to ascend Esa AS to the skies, he entered with his companions which were twelve in number, in a manner that drops of water were dropping from his hair. He questioned ‘Which of amongst you will disbelieve in me after that he has believed in me?’ Then he asked ‘Which amongst you will be made to look like myself and will be crucified in my place and will be killed and shall be amongst my rank in heaven?’ Then stood the youngest amongst them and said ‘Me’, but Esa AS replied to sit down. Then he asked thrice and was answered by the young man thrice and upon the third time, Esa AS replied ‘Indeed it is you’. Then the young man was made to look like Esa AS, and Esa AS was lifted from his house toward





٦٢٢ سورة الصف : الآية ١٤

وقد تقدَّم بيانُنا فى معنى الحوارِىِّ بشواهدِه واختلافِ المختلِفين فيه قبلُ فيما مضَى ، فأغنَى عن إعادتِه[1] .

وقولُه : ﴿ قَالَ ٱلْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ ٱللَّهِ ﴾ . يقولُ : قالوا : نحن أنصارُ اللَّهِ على ما بعَث به أنبياءَه من الحقِّ .

وقولُه : ﴿ فَـَٔامَنَت طَّآئِفَةٌ مِّنۢ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَكَفَرَت طَّآئِفَةٌ ﴾ . يقولُ جلَّ ثناؤُه : فآمَنت طائفةٌ من بنى إسرائيلَ بعيسى ، وكفَرت طائفةٌ منهم به .

وبنحوِ الذى قلنا فى ذلك قال أهلُ التأويلِ .

ذكرُ مَن قال ذلك

حدَّثنى أبو السائبِ ، قال : ثنا أبو معاويةَ ، عن الأعمشِ ، عن المِنهالِ ، عن سعيدِ بنِ جبيرٍ ، عن ابنِ عباسٍ ، قال : لما أراد اللَّهُ أن يرفعَ عيسى إلى السماءِ ، خرَج إلى أصحابِه - وهم فى بيتٍ اثْنا عشرَ رجلًا - من عينٍ فى البيتِ ورأسُه يَقْطُرُ ماءً . قال : فقال : إن مِنكم من سيَكْفُرُ بى اثْنَتَى عشْرةَ مرَّةً بعدَ أن آمَن بى . قال : ثم قال : أيُّكم يُلْقَى عليه شَبَهِى فيُقْتَلَ مكانى ، ويكونَ معى فى درَجتى ؟ قال : فقام شابٌّ من أحدثِهم سِنًّا ، قال : فقال : أنا . فقال له : اجْلِسْ . ثم أعاد عليهم ، فقام الشابُّ ، فقال : أنا . قال : نعم أنت ذاك . قال : فأُلقِىَ عليه شَبَهُ عيسى ، ورُفِع عيسى مِن رَوْزَنَةٍ[2] فى البيتِ إلى السماءِ . قال : وجاء الطَّلَبُ مِن اليهودِ ، وأخَذوا شَبَهَه ، فقتَلوه وصَلَبوه ، وكفَر به بعضُهم اثْنَتَى عشْرةَ مرَّةً بعدَ أن آمَن به ، فتفرَّقوا ثلاثَ فِرَقٍ ؛ فقالت فرقةٌ : كان اللَّهُ فينا ما شاء ، ثم صعِد إلى السماءِ . وهؤلاء اليعقوبيةُ ،

(١) ينظر ما تقدم فى ٥/ ٤٤٢، ٤٤٣.
(٢) الروزنة : الكُوَّة . اللسان (رزن) .



٦٢٣ سورة الصف : الآية ١٤

وقالت فرقةٌ : كان فينا ابنُ اللَّهِ ما شاء اللَّهُ ، ثم رفَعه إليه . وهؤلاء النَّسْطُوريةُ ، وقالت فرقةٌ : كان فينا عبدُ اللَّهِ ورسولُه ما شاء اللَّهُ ، ثم رفَعه اللَّهُ إليه . وهؤلاء المسلمون ، فتظاهَرت الطائفتان الكافِرتان على المسلمةِ فقتَلوها ، فلم يَزَلِ الإسلامُ طامسًا حتى بعَث اللَّهُ محمدًا ﷺ . ﴿ فَـَٔامَنَت طَّآئِفَةٌ مِّنۢ بَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ وَكَفَرَت طَّآئِفَةٌ ﴾ . يعنى الطائفةَ التى كفَرت من بنى إسرائيلَ فى زمنِ عيسى ، والطائفةَ التى آمَنت فى زمنِ عيسى ، ﴿ فَأَيَّدْنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا۟ ظَٰهِرِينَ ﴾ فى إظهارِ محمدٍ دينَهم على دينِ الكفارِ ، فأصبَحوا ظاهرين[1] .

وقولُه : ﴿ فَأَيَّدْنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ ﴾ . يقولُ : فقوَّينا الذين آمَنوا من الطائفتين من بنى إسرائيلَ على عدوِّهم ، الذين كفَروا منهم بمحمدٍ ﷺ ؛ لتصديقِه إيَّاهم أن عيسى عبدُ اللَّهِ ورسولُه ، وتكذيبِه مَن قال : هو إلهٌ . ومَن قال : هو ابنُ اللَّهِ . تعالى ذِكرُه . ﴿ فَأَصْبَحُوا۟ ظَٰهِرِينَ ﴾ : فأصبَحت الطائفةُ المؤمنون ظاهرين على عدوِّهم الكافرين منهم .

وبنحوِ الذى قلنا فى ذلك قال أهلُ التأويلِ .

ذِكرُ مَن قال ذلك

حدَّثنى محمدُ بنُ عبدِ اللَّهِ الهلالىُّ ، قال : ثنا أبو عاصمٍ ، عن عيسى ، عن ابنِ أبى نجيحٍ ، عن مجاهدٍ : ﴿ فَأَيَّدْنَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ ﴾ . قال : قوَّيْنا .

حدَّثنا ابنُ حُمَيدٍ ، قال : ثنا جريرٌ ، عن مغيرةَ ، عن شِبَاكٍ[2] ، عن إبراهيمَ :

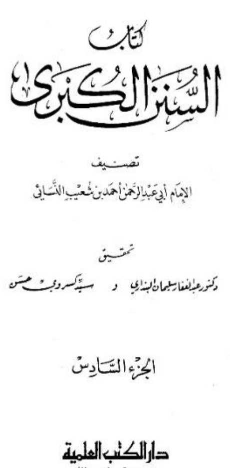
(١) أخرجه ابن أبى شيبة ١١/ ٥٤٦، والنسائى فى الكبرى (١١٥٩١)، وابن أبى حاتم ١١١٠/٤ (٦٢٣٣)، وابن عساكر فى تاريخ دمشق ٤٧/ ٤٧٥ من طريق أبى معاوية به ، وعزاه السيوطى فى الدر المنثور ٢٣٨/٢ إلى عبد بن حميد وابن مردويه .
(٢) فى م : « سماك » . وتقدم فى ٦٠٩/٩ ، ٦١٠ ، ٥٩٩/١١.

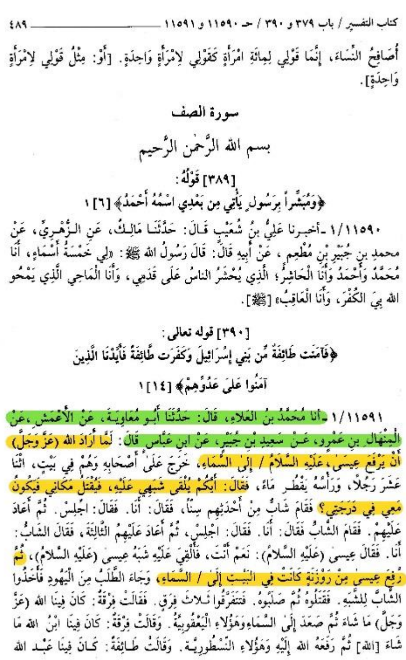
the skies.''[13]

IV. <u>*Sunan Al Kubra (Imam Nasa'i):*</u>

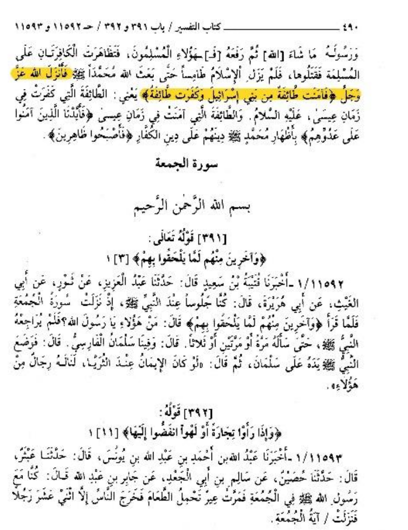
This collection of hadith is collected by Aḥmad ibn Shuʿayb ibn ʿAli ibn Sinan al-Nasaʾi (d. 303 AH) hold the esteemed position of being one of the six collectors of the Sihah al Sita, or the six authentic books of hadith compiled. He is a towering figure in the realm of collection of hadith and is revered as thus. He narrates:

''Narrated by Muhammad bin Al 'Ala, from his Abu Muawiya, from Amish, from him Minhaal bin 'Amr, from him Saeed ibn Jubair and from him Ibn Abbas RA that: when Allah intended to ascend Esa AS to the skies, he entered with his companions which were twelve in number, in a manner that drops of water were dropping from his hair. He questioned 'Which of amongst you will disbelieve in me after that he has believed in me?' Then he asked 'Which amongst you will be made to look like myself and will be crucified in my place and will be killed and shall be amongst my rank in heaven?' Then stood the youngest amongst them and said 'Me', but Esa AS replied to sit down. Then he asked thrice and was answered by the young man thrice and upon the third time, Esa AS replied 'Indeed it is you'. Then the young man was made to look like Esa AS, and Esa AS was lifted from his house toward the skies.''[14]


كتاب السنن الكبرى
تصنيف
الإمام أبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي
تحقيق
الجزء السادس
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان


[٣٩٠] قوله تعالى:
﴿فَآمَنَت طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ﴾ [١٤]

١/١١٥٩١ - أنا مُحَمَّدُ بنُ العَلاءِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ الأَعْمَشِ، عَنْ الْمِنْهَالِ بنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بنِ جُبَيْرٍ، عَنْ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ اللهُ (عَزَّ وَجَلَّ) أَنْ يَرْفَعَ عِيسَى، عَلَيْهِ السَّلَامُ / إِلَى السَّمَاءِ، خَرَجَ عَلَى أَصْحَابِهِ وَهُمْ فِي بَيْتٍ، اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يُلْقَى شَبَهِي عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مَكَانِي فَيَكُونُ مَعِي فِي دَرَجَتِي؟ فَقَامَ شَابٌّ مِنْ أَحْدَثِهِم سِنًّا، فَقَالَ: أَنَا. فَقَالَ: اجْلِسْ. ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِمْ. فَقَامَ الشَّابُّ فَقَالَ: أَنَا. فَقَالَ: اجْلِسْ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِمُ الثَّالِثَةَ، فَقَالَ الشَّابُّ: أَنَا. فَقَالَ عِيسَى (عَلَيْهِ السَّلَامُ): نَعَمْ أَنْتَ، فَأُلْقِيَ عَلَيْهِ شَبَهُ عِيسَى (عَلَيْهِ السَّلَامُ)، ثُمَّ رُفِعَ عِيسَى مِنْ رَوْزَنَةٍ كَانَتْ فِي الْبَيْتِ إِلَى / السَّمَاءِ، وَجَاءَ الطَّلَبُ مِنَ الْيَهُودِ فَأَخَذُوا الشَّابَّ لِلشَّبَهِ. فَقَتَلُوهُ ثُمَّ صَلَبُوهُ. فَتَفَرَّقُوا ثَلَاثَ فِرَقٍ. فَقَالَتْ فِرْقَةٌ: كَانَ فِينَا اللهُ (عَزَّ وَجَلَّ) مَا شَاءَ ثُمَّ صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ وَهَؤُلَاءِ الْيَعْقُوبِيَّةُ. وَقَالَتْ فِرْقَةٌ: كَانَ فِينَا ابْنُ اللهِ مَا شَاءَ [الله] ثُمَّ رَفَعَهُ اللهُ إِلَيْهِ وَهَؤُلَاءِ النَّسْطُورِيَّةُ. وَقَالَتْ طَائِفَةٌ: كَانَ فِينَا عَبْدُ اللهِ



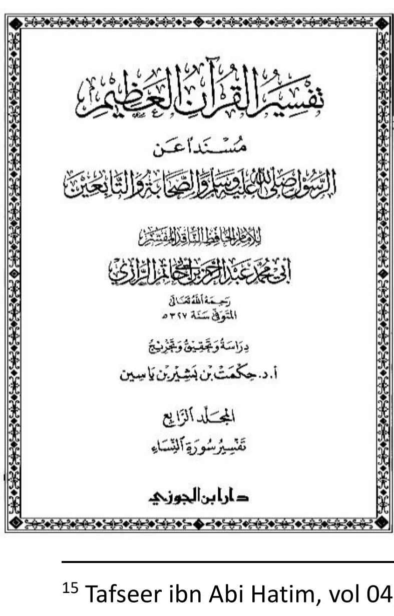
[13] Tafseer Tabari, vol 22, Published A...

[14] Sunan Al Kubra, vol 06, Published Daar ul Kutub Al Ilmiyya

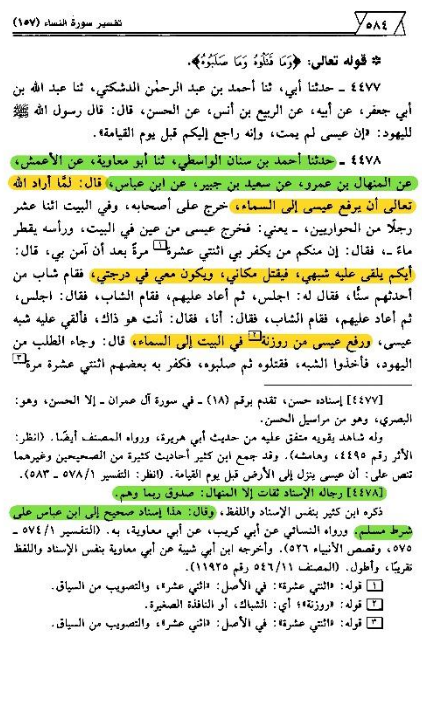
V. *Tafseer Ibn Abi Hatim Al Raazi:*

This exegesis is by Abu Muhammad Abderrahman ibn Abi Hatim (d. 327 AH). Al-Imam, al-Hafidh, an-Naqid, Shaykh al-Islam. He is the son of the great Imam of Hadith, Abu Hatim ar-Razi (d. 277H). He succeeded him in the Hadith, the Jarh wa Tadil and the Fiqh. He is the major source for all succeeding exegeses. He records:

"Narrated by Muhammad bin Al 'Ala, from him Abu Muawiya, from Amoish, from him Minhaal bin 'Amr, from him Saeed ibn Jubair and from him Ibn Abbas RA that: when Allah intended to ascend Esa AS to the skies, he entered with his companions which were twelve in number, in a manner that drops of water were dropping from his hair. He questioned 'Which of amongst you will disbelieve in me after that he has believed in me?' Then he asked 'Which amongst you will be made to look like myself and will be crucified in my place and will be killed and shall be amongst my rank in heaven?' Then stood the youngest amongst them and said 'Me', by Esa AS replied to sit down. Then he asked thrice and was answered by the young man thrice and upon the third time, Esa AS replied 'Indeed it is you'. Then the young man was made to look like Esa AS, and Esa AS was lifted from his house toward the skies."[15]


تفسير القرآن العظيم
مسندًا عن
الرسول صلى الله عليه وسلم والصحابة والتابعين
للإمام الحافظ الناقد المفسر
أبي محمد عبد الرحمن بن أبي حاتم الرازي
رحمه الله تعالى
المتوفى سنة ٣٢٧هـ
دراسة وتحقيق وتخريج
أ. د. حكمت بن بشير بن ياسين
المجلد الرابع
تفسير سورة النساء
دار ابن الجوزي

He comments that this narration is authentic upon the rules of Imam Muslim.


٥٨٤ تفسير سورة النساء (١٥٧)

❊ قوله تعالى: ﴿وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ﴾.

٤٤٧٧ ـ حدثنا أبي، ثنا أحمد بن عبد الرحمٰن الدشكتي، ثنا عبد الله بن أبي جعفر، عن أبيه، عن الربيع بن أنس، عن الحسن، قال: قال رسول الله ﷺ لليهود: «إن عيسى لم يمت، وإنه راجع إليكم قبل يوم القيامة».

٤٤٧٨ ـ حدثنا أحمد بن سنان الواسطي، ثنا أبو معاوية، عن الأعمش، عن المنهال بن عمرو، عن سعيد بن جبير، عن ابن عباس، قال: لمّا أراد الله تعالى أن يرفع عيسى إلى السماء، خرج على أصحابه، وفي البيت اثنا عشر رجلًا من الحواريين، ـ يعني: فخرج عيسى من عين في البيت، ورأسه يقطر ماءً ـ، فقال: إن منكم من يكفر بي اثنتي عشرة[١] مرةً بعد أن آمن بي، قال: أيكم يلقى عليه شبهي، فيقتل مكاني، ويكون معي في درجتي، فقام شاب من أحدثهم سنًا، فقال له: اجلس، ثم أعاد عليهم، فقام الشاب، فقال: اجلس، ثم أعاد عليهم، فقام الشاب، فقال: أنا، فقال: أنت هو ذاك، فألقي عليه شبه عيسى، ورفع عيسى من روزنة[٢] في البيت إلى السماء، قال: وجاء الطلب من اليهود، فأخذوا الشبه، فقتلوه ثم صلبوه، فكفر به بعضهم اثنتي عشرة مرة[٣]

[٤٤٧٧] إسناده حسن، تقدم برقم (١٨) ـ في سورة آل عمران ـ إلا الحسن، وهو: البصري، وهو من مراسيل الحسن.

وله شاهد يقويه متفق عليه من حديث أبي هريرة، ورواه المصنف أيضًا. (انظر: الأثر رقم ٤٤٩٥، وهامشه). وقد جمع ابن كثير أحاديث كثيرة من الصحيحين وغيرهما تنص على: أن عيسى ينزل إلى الأرض قبل يوم القيامة. (انظر: التفسير ١/٥٧٨ ـ ٥٨٣).

[٤٤٧٨] رجاله الإسناد ثقات إلا المنهال: صدوق ربما وهم.

ذكره ابن كثير بنفس الإسناد واللفظ، وقال: هذا إسناد صحيح إلى ابن عباس على شرط مسلم. ورواه النسائي عن أبي كريب، عن أبي معاوية، به. (التفسير ١/٥٧٤ ـ ٥٧٥، وقصص الأنبياء ٥٢٦). وأخرجه ابن أبي شيبة عن أبي معاوية بنفس الإسناد واللفظ تقريبًا، وأطول. (المصنف ١١/٥٤٦ رقم ١١٩٢٥).

[١] قوله: «اثنتي عشرة»: في الأصل: «اثني عشر»، والتصويب من السياق.
[٢] قوله: «روزنة»: أي: الشباك، أو النافذة الصغيرة.
[٣] قوله: «اثنتي عشرة»: في الأصل: «اثني عشر»، والتصويب من السياق.

[15] Tafseer ibn Abi Hatim, vol 04, Published Daar Al Jawzi

VI. *Musannaf Li Ibn Abi Shaybah*:

Ibn Abi Shaybah or Imam Abu Bakr Ibn Abi Shaybah or Abu Bakr ʿAbd Allāh ibn Muḥammad Ibn Abi Shaybah Ibrahim ibn ʿUthman al-ʿAbassi al-Kufi was an early Muslim scholar of hadith. He authored a Musannaf work commonly known as Musannaf Ibn Abi Shaybah that is one of the earliest extant works in that genre.[16] Alongside Ahmad ibn Hanbal, Ali ibn al-Madini and Yahya ibn Ma'in, Ibn Abi Shaybah has been considered by many Muslim specialists in hadith to be one of the four most significant authors in the field.[17] He was the author of large voluminous works such as Musannaf Ibn Abi Shaybah, Al-Musnad and others. He heard from a large group of the scholars from the reliable and trustworthy Imams, such as Sufyan ibn 'Uyaynah, 'Abd Allah ibn Al-Mubarak and 'Abd al-Rahman ibn Mahdi. Imam Ahmad ibn Hanbal and his son, 'Abd Allah, reported on his authority and he is from the shuyukh (teachers) of the famous Imams: Al-Bukhari, Muslim, Abu Dawud and Ibn Majah. Abu 'Ubayd Al-Qasim ibn Salam said: "The leading scholars of Hadith are four: The most knowledgeable of them of the Halal and the Haram (Lawful and Unlawful) is Ahmad ibn Hanbal. The best at listing hadeeth and placing them in the right context is Ali ibn al-Madini. The best at writing a book is Ibn Abi Shaybah. And the most knowledgeable of which hadith are authentic and which are weak is Yahya ibn Ma'in." He added that: "(Knowledge of) the Hadeeth ultimately goes back to four (people): to Abu Bakr Ibn Abi Shaybah, Ahmad ibn Hanbal, Yahya ibn Ma'in and 'Ali ibn al-Madini. So Abu Bakr (Ibn Abi Shaybah) is the best among them at presenting it (i.e. the hadith). Ahmad is the one with the most Fiqh (understanding) of it among them. Yahya is best among them at gathering and collecting it. And 'Ali is the

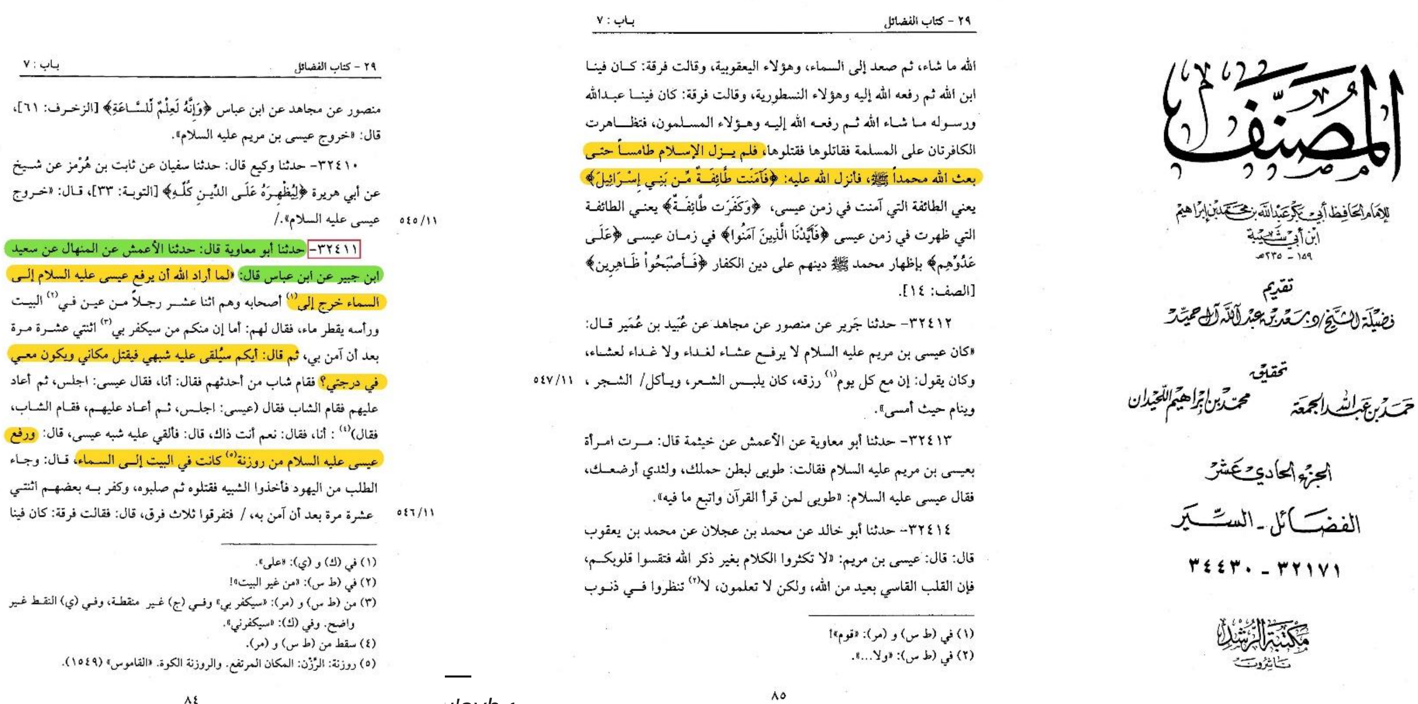
---

[16] Islamic Law in Theory: Studies on Jurisprudence in Honor of Bernard Weiss, pg. 68. Eds. Kevin Reinhart and Robert Gleave. Leiden: Brill Publishers, 2014. ISBN 9789004265196

[17] Ibn al-Jawzi, The Life of Ibn Hanbal, pg. 45. Trns. Michael Cooperson. New York: New York University Press, 2016. ISBN 9781479805303

most knowledgeable amongst them of it." Al-'Ijli said: "He is reliable (thiqqah) and a Hafiz." Al-Khatib al-Baghdadi said: "He was precise in his narration (mutqin), memorized many ahadith (hafiz), and produced many works (mukthir). He wrote the books Al-Musnad, Al-Ahkam, and At-Tafsir." Al-Hafiz Al-Dhahabi described him as: "The Grand and unique Hafiz, and the one who is reliable (in narration)." He died at the age of 76 (d. 235 AH).[18] He records:

''Narrated from him Abu Muawiya, from Amish, from him Minhaal bin 'Amr, from him Saeed ibn Jubair and from him Ibn Abbas RA that: when Allah intended to ascend Esa AS to the skies, he entered with his companions which were twelve in number, in a manner that drops of water were dropping from his hair. He questioned 'Which of amongst you will disbelieve in me after that he has believed in me?' Then he asked 'Which amongst you will be made to look like myself and will be crucified in my place and will be killed and shall be amongst my rank in heaven?' Then stood the youngest amongst them and said 'Me', but Esa AS replied to sit down. Then he asked thrice and was answered by the young man thrice and upon the third time, Esa AS replied 'Indeed it is you'. Then the young man was made to look like Esa AS, and Esa AS was lifted from his house toward the skies''[19]


٢٩ - كتاب الفضائل — باب : ٧

منصور عن مجاهد عن ابن عباس ﴿وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ﴾ [الزخرف: ٦١]، قال: «خروج عيسى بن مريم عليه السلام».

٣٢٤١٠- حدثنا وكيع قال: حدثنا سفيان عن ثابت بن هُرْمز عن شيخ عن أبي هريرة ﴿لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ﴾ [التوبة: ٣٣]، قال: «خروج عيسى عليه السلام»./ ٥٤٥/١١

٣٢٤١١- حدثنا أبو معاوية قال: حدثنا الأعمش عن المنهال عن سعيد ابن جبير عن ابن عباس قال: «لما أراد الله أن يرفع عيسى عليه السلام إلى السماء خرج إلى(١) أصحابه وهم اثنا عشر رجلاً من عين في(٢) البيت ورأسه يقطر ماء، فقال لهم: أما إن منكم من سيكفر بي(٣) اثنتي عشرة مرة بعد أن آمن بي، ثم قال: أيكم سيُلقى عليه شبهي فيقتل مكاني ويكون معي في درجتي؟ فقام شاب من أحدثهم فقال: أنا، فقال عيسى: اجلس، ثم أعاد عليهم فقام الشاب فقال (عيسى: اجلس، ثم أعاد عليهم، فقام الشاب، فقال)(٤) : أنا، فقال: نعم أنت ذاك، قال: فألقي عليه شبه عيسى، قال: ورفع عيسى عليه السلام من روزنة(٥) كانت في البيت إلى السماء، قال: وجاء الطلب من اليهود فأخذوا الشبيه فقتلوه ثم صلبوه، وكفر به بعضهم اثنتي عشرة مرة بعد أن آمن به، / فتفرقوا ثلاث فرق، قال: فقالت فرقة: كان فينا ٥٤٦/١١

(١) في (ك) و (ي): «على».
(٢) في (ط س): «من غير البيت»!
(٣) من (ط س) و (مر): «سيكفر بي» وفي (ج) غير منقطة، وفي (ي) النقط غير واضح. وفي (ك): «سيكفرني».
(٤) سقط من (ط س) و (مر).
(٥) روزنة: الرَّزْن: المكان المرتفع. والروزنة الكوة. «القاموس» (١٥٤٩).

٨٤

٢٩ - كتاب الفضائل — باب : ٧

الله ما شاء، ثم صعد إلى السماء، وهؤلاء اليعقوبية، وقالت فرقة: كان فينا ابن الله ثم رفعه الله إليه وهؤلاء النسطورية، وقالت فرقة: كان فينا عبدالله ورسوله ما شاء الله ثم رفعه الله إليه وهؤلاء المسلمون، فتظاهرت الكافرتان على المسلمة فقاتلوها فقتلوها، فلم يزل الإسلام طامساً حتى بعث الله محمداً ﷺ، فأنزل الله عليه: ﴿فَآمَنَت طَّائِفَةٌ مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾ يعني الطائفة التي آمنت في زمن عيسى، ﴿وَكَفَرَت طَّائِفَةٌ﴾ يعني الطائفة التي ظهرت في زمن عيسى ﴿فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ في زمان عيسى ﴿عَلَى عَدُوِّهِمْ﴾ بإظهار محمد ﷺ دينهم على دين الكفار ﴿فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ﴾ [الصف: ١٤].

٣٢٤١٢- حدثنا جَرير عن منصور عن مجاهد عن عُبَيد بن عُمَير قال: «كان عيسى بن مريم عليه السلام لا يرفع عشاء لغداء ولا غداء لعشاء، وكان يقول: إن مع كل يوم(١) رزقه، كان يلبس الشعر، ويأكل/ الشجر، ٥٤٧/١١ وينام حيث أمسى».

٣٢٤١٣- حدثنا أبو معاوية عن الأعمش عن خيثمة قال: مرت امرأة بعيسى بن مريم عليه السلام فقالت: طوبى لبطن حملك، ولثدي أرضعك، فقال عيسى عليه السلام: «طوبى لمن قرأ القرآن واتبع ما فيه».

٣٢٤١٤- حدثنا أبو خالد عن محمد بن عجلان عن محمد بن يعقوب قال: قال: عيسى بن مريم: «لا تكثروا الكلام بغير ذكر الله فتقسوا قلوبكم، فإن القلب القاسي بعيد من الله، ولكن لا تعلمون، لا(٢) تنظروا في ذنوب

(١) في (ط س) و (مر): «قوم»!
(٢) في (ط س): «ولا...».

٨٥

المصنف
للإمام الحافظ أبي بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم ابن أبي شيبة
١٥٩ - ٢٣٥هـ
تقديم
فضيلة الشيخ/د. سعد بن عبد الله آل حميد
تحقيق
حمد بن عبد الله الجمعة — محمد بن إبراهيم اللحيدان
الجزء الحادي عشر
الفضائل - السير
٣٢١٧١ - ٣٤٤٣٠
مكتبة الرشد ناشرون

...u'ayb a...
Al Mussanaf, Vol 11, Published Maktaba Ar Rushd

Bonus Reference from Shia Source:

A bonus reference from the famous Tafseer e Burhan of the Shia Muslims by Allama Bahrani is shared with translation ibid.[20]

﴿قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ﴾ (٥٢)

١ ـ **ابن بابويه** قال: حدثنا أبو العباس محمد بن إبراهيم بن إسحاق الطالقاني، قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد الكوفي، قال: حدثنا علي بن الحسن بن فضال، عن أبيه، قال: قلت لأبي الحسن الرضا عليه السلام: لم سمّي الحواريون حواريّين؟ قال: أما عند الناس فإنهم سمّوا حواريين لأنهم كانوا قصارين يخلصون الثياب من الوسخ بالغسل، وهو اسم مشتق من الخبز الحُوّارى(١)، وأما عندنا فسمي الحواريون حواريّين لأنهم كانوا مخلصين في أنفسهم ومخلصين لغيرهم من أوساخ الذنوب بالوعظ والتذكر(٢).

﴿رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ﴾ (٥٣)

١ ـ **مناقب ابن شهرآشوب**: عن الإمام الكاظم عليه السلام، في قوله تعالى: ﴿فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ﴾. قال: «نحن هم، نشهد للرسل على أممها»(٣).

﴿وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ﴾ (٥٤)

١ ـ **ابن بابويه**، عن محمد بن إبراهيم بن أحمد بن يونس المعاذي، قال: حدثني أحمد بن محمد بن سعيد الكوفي الهمداني، قال: حدثنا علي بن الحسن ابن فضال، عن أبيه، قال: سألت الرضا عليه السلام عن قوله: ﴿وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ﴾ فقال: إن الله تبارك وتعالى لا يمكر ولكنه عز وجل يجازيهم جزاء المكر(٤).

﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ . . .﴾ (٥٥)

١ ـ **علي بن إبراهيم**، قال: حدثني أبي، عن ابن أبي عمير، عن جميل بن صالح، عن حمران بن أعين، عن أبي جعفر عليه السلام، قال: إن عيسى عليه السلام وعد أصحابه

(١) الحُوَّارَى: الدقيق الأبيض، وهو لُباب الدقيق. «المعجم الوسيط ـ مادة حور».
(٢) علل الشرائع: ص١٠١ ح١ باب ٧٢، ط الأعلمي.
(٣) المناقب: ج٤ ص٢٨٣.
(٤) عيون أخبار الرّضا عليه السلام: ج١ ص١١٥ ح١٩، التوحيد: ص١٦٣ ح١.

ليلة رفعه الله إليه فاجتمعوا إليه عند المساء، وهم اثنا عشر رجلاً فأدخلهم بيتاً ثم خرج عليهم من عين في زاوية البيت، وهو ينفض رأسه من الماء، فقال: إن الله أوحى إليّ أنه رافعي إليه الساعة، ومطهّري من اليهود، فأيكم يلقى عليه شبحي فيقتل ويصلب ويكون معي في درجتي؟ فقال شاب منهم: أنا يا روح الله، قال: فأنت هوذا، فقال لهم عيسى: إن منكم لمن يكفر بي قبل أن يصبح اثنتي عشرة كفرة، فقال له رجل منهم: أنا هو يا نبي الله، فقال عيسى: أتحس بذلك في نفسك فلتكن هو، ثم قال لهم عيسى: أما إنكم ستفترقون بعدي على ثلاث فرق: فرقتين مفتريتين على الله في النار وفرقة تتبع شمعون صادقة على الله في الجنة ثم رفع الله تعالى عيسى إليه من زاوية البيت وهم ينظرون إليه، ثم قال أبو جعفر عليه السلام: إن اليهود جاءت في طلب عيسى من ليلتهم فأخذوا الرجل الذي قال له عيسى: إن منكم لمن يكفر بي قبل أن يصبح اثنتي عشرة كفرة، وأخذوا الشاب الذي أُلقي عليه شبح عيسى فقتل وصلب وكفر الذي قال له عيسى: تكفر قبل أن تصبح اثنتي عشرة كفرة(١).

٢ ـ **العياشي** عن ابن عمر، عن بعض أصحابنا، عن رجل حدثه عن أبي عبد الله عليه السلام قال: رفع عيسى بن مريم بمدرعة صوف من غزل مريم ومن نسج مريم ومن خياطة مريم فلما انتهى إلى السماء نودي: يا عيسى ألق عنك زينة الدنيا(٢).

٣ ـ **ابن بابويه** قال: حدثنا محمد بن إبراهيم بن إسحاق الطالقاني رضي الله عنه، قال: أخبرنا أحمد بن محمد بن سعيد بن عقدة الكوفي، قال: حدثنا علي ابن الحسن بن علي بن فضال، عن أبيه، عن أبي الحسن علي بن موسى عليه السلام قال: إنه ما شبّه أمر أحد من أنبياء الله وحججه للناس إلا أمر عيسى عليه السلام وحده لأنه رفع من الأرض حياً وقبض روحه بين السماء والأرض ثم رفع إلى السماء ورد عليه روحه، وذلك قوله عزّ وجلّ: ﴿إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ﴾ وقال الله تعالى حكاية لقول عيسى يوم القيامة: ﴿وَكُنتُ عَلَيْهِمْ شَهِيداً مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنتَ أَنتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾(٣)(٤).

(١) تفسير القمّي: ج١ ص١١١.
(٢) تفسير العيّاشي: ج١ ص١٩٩ ح٥٣.
(٣) سورة المائدة، الآية ١١٧.
(٤) عيون أخبار الرّضا عليه السلام: ج٢ ص١٩٣ باب ١٩ ح٢.

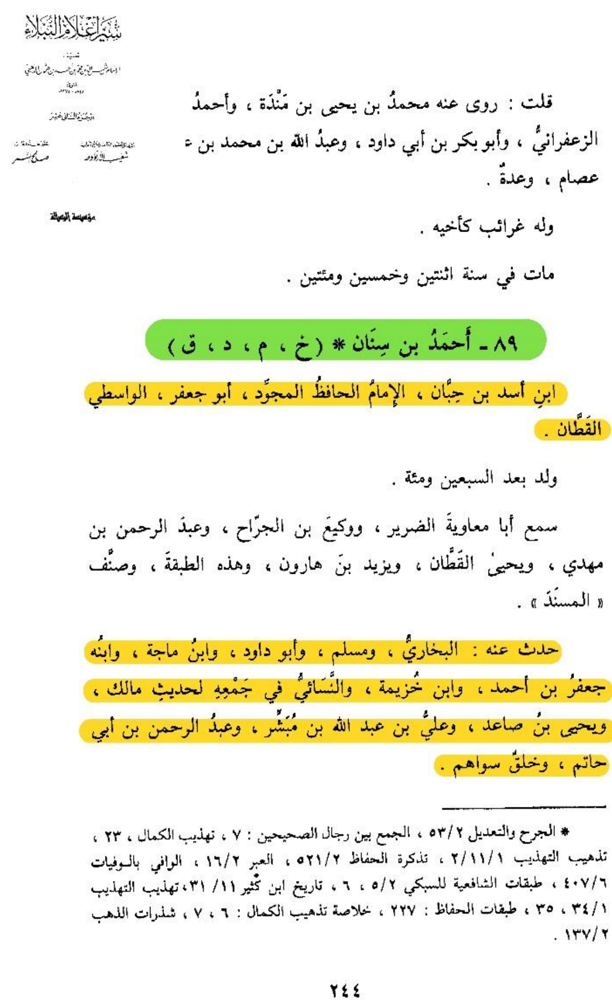
same people, but will either reject or try to avoid authentic narrations by these same narrators.

The Narrators of this Hadith:

All of these are narrators of both Bukhari and Muslim, as requested by MGAQ.

(i) Ahmad bin Sinan Al Wasti
(ii) Muhmmad bin Al ‘Ala
(iii) Abu Muawiya Muhammad bin Khazm
(iv) Suleman bin Mahran Al Amish
(v) Minhaal bin ‘Amr
(vi) Saeed bin Jubayr

(i) *Ahmad bin Sinan Al Wasti:*


سير أعلام النبلاء

مؤسسة الرسالة

قلت : روى عنه محمدُ بن يحيى بن مَنْدَة ، وأحمدُ الزعفرانيُّ ، وأبو بكر بن أبي داود ، وعبدُ الله بن محمد بن عصام ، وعدةٌ .

وله غرائب كأخيه .

مات في سنة اثنتين وخمسين ومئتين .

٨٩ ـ أحمَدُ بن سِنَان * (خ ، م ، د ، ق)

ابنِ أسد بن حِبَّان ، الإمامُ الحافظُ المجوِّد ، أبو جعفر ، الواسطي القَطَّان .

ولد بعد السبعين ومئة .

سمع أبا معاويةَ الضرير ، ووكيعَ بن الجرّاح ، وعبدَ الرحمن بن مهدي ، ويحيىٰ القَطَّان ، ويزيد بنَ هارون ، وهذه الطبقةَ ، وصنَّف « المسنَدَ » .

حدث عنه : البخاريُّ ، ومسلم ، وأبو داود ، وابنُ ماجة ، وابنُه جعفرُ بن أحمد ، وابن خُزيمة ، والنَّسائيُّ في جَمْعِهِ لحديثِ مالك ، ويحيى بنُ صاعد ، وعليُّ بن عبد الله بن مُبَشِّر ، وعبدُ الرحمن بن أبي حاتم ، وخلقٌ سواهم .

* الجرح والتعديل ٢/٥٣ ، الجمع بين رجال الصحيحين : ٧ ، تهذيب الكمال ، ٢٣ ، تذهيب التهذيب ١/١١/٢ ، تذكرة الحفاظ ٢/٥٢١ ، العبر ٢/١٦ ، الوافي بالوفيات ٦/٤٠٧ ، طبقات الشافعية للسبكي ٢/٥ ، ٦ ، تاريخ ابن كثير ١١/ ٣١، تهذيب التهذيب ١/٣٤ ، ٣٥ ، طبقات الحفاظ : ٢٢٧ ، خلاصة تذهيب الكمال : ٦ ، ٧ ، شذرات الذهب ٢/١٣٧ .

٢٤٤

(ii) *Muhammad bin Al ‘Ala:*



(iii) *Abu Muawiya Muhammad bin Khazm:*



(iv) *<u>Suleman bin Mahran Al Amish:</u>*



(v) *<u>Mihaal bin ‘Amr</u>:*



(vi) *Saeed ibn Jubayr:*



Conclusion:

So as mentioned, many doubts casted by the Qadiani Jamat are negated and graved by this one hadith. Number one, Hz Esa AS was lifted to the sky. Number two, the person crucified was not Hz Esa AS, but as mentioned, one of his companions. Therefore, the narrative entailing Hz Esa's AS crucifixion to the story of his arrival at Kashmir, for whatever reason might be, is false, concocted and not to be proven by any single authentic tradition, both at Shias and Sunnis. Furthermore, all the lies concocted on Ibn Abbas RA by false interpretation of traditions are repelled. Any lies slapped on this person from henceforth are to be proved in the light of this detailed narration at hand. It is requested with a kind heart, that the members of the Jamat ponder upon this argument.

وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ[21]

---

[21] And we are not responsible except for clear notification." (Ya-Sin [36] : 17)